یہ اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع
ہوتا ہے قیمت اسکی پیشگی خاص
دہام سے بلا محصول عہ۲ اور
مع محصول عہ سالانہ مقرر ہے
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت
دیا جاتا ہے بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

پنجاب نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

بلا درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا۔ جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار واپس نہ فرماویں
مضامین مفید عام مفت شایع
ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر
۲ر

نمبر ۴۲ | مطبوعہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۸۷ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۸۷ء

کیا خوب!!! اسیر روزگار آگرہ مطبوعہ ۱۱ اکتوبر میں بعنوان نامہ نگار دہلی ایک مضمون درج ہوا ہے۔ وہ آرٹیکل ہمارے بعینہ ایڈیٹوریل میں ۶۔ اکتوبر کے پرچہ میں درج تھا۔ ایسے بھی بعض ہوتے ہیں ایڈیٹر صاحب روزگار کو اتنی سمجھ تو ہوتی کہ دہلی کے ساتھ اس مضمون کا کیا علاقہ ہے ہماری وہ تحریر حادثہ ریل سرائے بنجارہ کے متعلق تھی نور افشاں میں ایڈیٹر موصوف کی نظر سے گذری ہوگی پھر معلوم کس اعتبار پر اسکو معہ کارسپانڈنس میں درج کر دیا اس بات کی تو ہم مطلق شکایت نہیں کہ کیوں ہمارا مضمون درج کیا گیا مگر افسوس صرف یہہ ہے کہ ایک اخبار کی تحریر کو نامہ نگاری کے لفافہ میں بند کر دینا یہہ کونسا انصاف ہے اخبارات ایک دوسرے کے معاون ہیں ایک کی تحریر دوسرا درج کر سکتا ہے حوالہ دینے میں کچھ شرم نہیں امید ہے کہ آئندہ ذرا سوچ سمجھ کر کام کیا کرینگے اور معتبر نامہ نگار مقرر کرینگے۔ اور ہماری تحریر سے جو حرف دوستانہ اور ہمعصرانہ ہے ناراض نہ ہونگے +

برقی لیمپوں کی بابت جنکا اشتہار گذشتہ سال نور افشاں میں تھا بعض اصحاب دریافت فرماتے ہیں۔ سو معلوم ہو کہ وہ اشتہار جعلی ثابت ہوا۔ امریکہ کے جس شخص نے اشتہار دیا تھا وہ گرفتار ہو گیا اور گورنمنٹ امریکہ نے اُسکو سزا دی حقیقت میں کوئی ایسا لمپ نہ تھا صرف لوگوں کے لوٹنے کیلئے دہوکا تھا جیسا آجکل بھی بعض لوگ کرتے ہیں۔ ہم نے بھی دہوکے میں آکر نقصان اٹھایا +

دلیپ سنگھ کی بابت صاحب اخبار عام نے بحوالہ بمبئی اخبار ایک آرٹیکل لکھا ہے جس سے دلیپ سنگھ کی دلی شرارت ظاہر ہے۔ ان دنوں روسی اخباروں میں دلیپ سنگھ نے ایک مضمون کا ایک آرٹیکل چھپوایا ہے جسمیں انگریزوں کو بہت سخت بدنام کرتا ہے کہ وہ ایسے ہیں اور ویسے ہیں۔ اور ہندوستانیوں کو تسلی دیتا ہے۔ کہ آپ مطمئن رہیں۔ میں آپکو ظالم انگریزوں کے ہاتھ سے چھڑاؤنگا روس کی بہت تعریف لکھی ہے۔ کہ وہ اسکا مددگار ہوکر پنجاب لیویگا۔ اُسکے خیال میں ہندوستانی انگریزوں کے ہاتھ سے بہت دکھی ہیں۔ یہہ وہمی مہاراجہ کے اوہام باطل ہیں +

جنوں صدگز ہیں دور جا تیری رفاقت کو
اُڑائیں دھجیاں تو نے ہمارے جیب و دامن کی

کتب خانہ آزاد لاہور کی جانب ہم اپنے ہمعصروں کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ مولانا محمد حسین آزاد صاحب نے کسقدر ملک کے فایدہ کے لئے تکلیف گوارا کرکے اس کتب خانہ کی خاطر ایران تک سفر اس بڑھاپے میں گوارا کیا اسکی قدر ہم سب پر ملکی بہبودی کی خاطر فرض نہیں۔ اگر ہم اور انکی اس کار خیر میں مدد نہیں کر سکتے۔ اتنا تو ضرور کر سکتے ہیں۔ کہ اپنا ایک ایک پرچہ بلا قیمت انکی نذر کریں۔ ایسا کرنا کچھ مشکل تو نہیں کیونکہ جہاں اتنے پرچے تبادلہ میں جاتے اور کارسپانڈنٹوں کو دئے جاتے ہیں۔ ایک پرچہ انکو دینا گراں نہ ہوگا امید ہے کہ مالکان دیسی اخبارات بطور عطیہ اپنا اپنا پرچہ کتب خانہ آزاد کی نذر کرینگے۔ اسمیں کوئی تردد یا فکر کی بات نہ ہوگی۔ کیونکہ

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

امرتسر کے ایک کونسٹبل کی زبانی معلوم ہوا کہ جس شخص نے اپنی زبان کاٹی تھی۔ اسکو مسٹر وارٹن صاحب بہادر نے گرفتار کر لیا۔ فی الحال ضمانت پر رہا ہے۔ جرم یہہ ہے کہ کیوں بغیر اجازت گورنمنٹ کے ایسے فعل کا مرتکب ہوا اگر مرجاتا تو کیا ہوتا۔ اسی طرح لوگ خودکشی کرنے لگ جائینگے۔ بایں خیال کہ دیوی اچھا کر دیتی ہے۔ شخص مذکور کا چشم دید یہہ بھی بیان ہے کہ صرف جو کے برابر زبان کاٹی گئی تھی صرف زخم درست ہو گیا ہے زبان ویسی ہی بڑھی ہے۔ مہاراج دیوی کے کھیل میں لگی زبان درازی کرنے ہم چھوٹے عجوبات پر ایک آرٹیکل لکھینگے جسکی مثال امرتسر کی کرامت ہے +

مسیحی خریداران نور افشاں کے قابل توجہ

یہہ بات مسلم الثبوت ہے۔ کہ زمانہ ہمیشہ بدلتا ہے۔ ایک حالت پر اسکی رفتار نہیں۔ اور یہہ ایسی زبردست رفتار ہے۔ کہ مجبوراً انسانوں کو بھی اسکے ساتھ بدلنا پڑتا ہے۔ شاہان ہنود کے وقت جو اسکی حالت تھی محمدی بادشاہوں کے وقت اُسکا نشان بھی نہ رہا انگریزی سلطنت کے آتے ہی محمدیت کا چراغ بھی ایسا گل ہوا کہ آخری ایک ٹمٹماتا چراغ سحری واجد علی شاہ تھا۔ سو بھی دار فانی کو چھوڑ عالم بقا کو سدھارا۔ ابھی تک ایسے لوگ زندہ موجود ہیں جنہوں نے نوابی اور بادشاہی دن دیکھے ہوئے ہیں۔ اور اب جو تبدیلی انگریزی حکومت کے ذریعہ ظہور میں آئی ہے۔ اسکا خیال بھی گذشتہ بادشاہوں کے وقت نہ گذرا تھا۔ یہہ آزادی اور یہہ علم پیشتر اس حکومت کے ہندوستان کے ہر فلک کے خیال میں بھی نہ آئی ہوگی۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سلطنت میں پیدا ہوئے۔ جو عجائبات اور خوبیاں اس سلطنت کے وسیلہ ہندوستان میں ظاہر ہوئی ہیں۔ اُن سب کو چھوڑ کر اسوقت صرف اخبارات کا تھوڑا سا ذکر کیا جاتا ہے +

آج سے پچاس برس پہلے پنجاب میں کون اخبارات کی خوبیوں سے واقف تھا۔ ہر شخص کی رسائی بادشاہ تک ممکن نہیں۔ اور رعایا کی فریاد کا گورنمنٹ کے کان تک پہنچانا کوئی سہل بات نہیں۔ کسی بات کو دنیا میں مشتہر کرنا کھیل نہیں۔ مگر یہ سب باتیں بذریعہ اخبارات بآسانی حل ہوئی جاتی ہیں۔ توجہ کرنا یا نہ کرنا یہہ گورنمنٹ کا کام ہے۔ مگر گورنمنٹ کو ہماری حالت کی ناواقفی کا کوئی عذر نہیں۔ ہر ایک بات کی ترقی و شہرت صرف اخبارات کی بدولت ہے پنجاب میں روز بروز اسکی ترقی ہے۔ ہر سال دو چار نئی اخباریں نکل ہی آتی ہیں۔ اسپر بھی اخبارات واویلا ہی مچاتے ہیں کہ ملک ہماری قدر نہیں کرتا۔ یہہ تو سچ ہے۔ کہ ملک بیقدر ہے۔ مگر جب ذرا غور سے دیکھتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ ملک کی حالت کے ساتھ اگر اخبارات بھی ردی ہیں بعض تو صرف ٹکڑے گدائی کے لئے ہیں۔ اگر ملک کی بہبودی کے لئے بھی۔ مگر ابھی تک ملک قابل قدر نہیں چند اخبارات ایسے بے تعصب اور محض ملک کی بہبودی کے لئے جاری ہیں۔ البتہ ملک انکی قدر بھی کرتا ہے۔ جیسے **کوہ نور لاہور۔ اودھ اخبار لکھنؤ۔** اُنمیں کبھی ایسی بیہودہ شکایت نادہندوں کی نہیں دیکھی ایسے ہی بعض اور بھی +

اسکے ساتھ ہی مذہبی حالت بھی ایسی بدل رہی ہے۔ کہ جا بجا مذہبی اخبارات جاری ہو رہے ہیں۔ زمانہ نے اور آزادی گورنمنٹ نے ایسا بدل دیا ہے۔ کہ نئے نئے خیالات نئے نئے مذہب جا بجا جاری ہو رہے ہیں۔ سکھوں کے اخبارات آریوں کے اخبارات محمدیوں کے اخبارات برہمو کے جا بجا جاری ہیں۔ اور انکی ترقی روز بروز ہے۔ اس موقع پر ہم یہہ کہنا بے جا نہیں سمجھتے کہ یہہ سب تبدلات انجیل کی روشنی کے طفیل ہیں۔ غیر اقوام اپنے جھوٹے مذہبوں کو سچائی کا لباس پہنا کر اپنا دین قایم رکھنا چاہتے ہیں اور مال و جان سے کوشش کر رہے ہیں۔ کل کی بات ہے **کہ عاریہ** مذہب جاری ہوا۔ آج دیکھو کتنے اخبارات صرف ایک پنجاب میں جاری ہیں۔ وہ خوشی سے تو ایسا نہیں کرتے مگر ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم ایسا نہ کرینگے۔ تو عیسائی تھوڑے دنوں میں ہماری قومیت اور مذہب برباد کر دینگے +

ناظرین ذرا تھوڑی دیر کے لئے اسپر غور کیجئے۔ کہ باوجود اسقدر سخت مخالفت کے کل پنجاب میں صرف ایک ہی مسیحی پرچہ نور افشاں کا جاری ہے۔ اور وہ کس حالت میں ہے۔ یہہ تو ہم نہیں کہتے کہ بشارت انجیل کا پنجاب میں یہی اخبار ہی وسیلہ ہے۔ جا بجا مشنری اور واعظان انجیل کام کر رہے ہیں۔ مگر نور افشاں کل ملک ہندوستان میں تمام مخالفوں کا منہہ بند کرتا۔ اور حقیقی نور کا تجلے سب تک پہنچاتا ہے۔ سب مذہب کے پیرو اسکے خریدار ہیں۔ مگر جب ہم فہرست خریداراں پر نظر کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ مسیحی بھائی یہ اپنا ہی پرچہ ہے کسقدر خریدار ہیں۔ تو ہمیں سخت افسوس ہوتا ہے۔ اسوقت خدا کے فضل سے لایق اور ذیقدر صاحب ثروت مسیحیوں کی تعداد غیر اقوام کے مقابلہ میں کچھ کم نہیں۔ وہ سب اپنے جھوٹے مذہب کے قایم رکھنے کو نہ صرف اخبار ہی خریدتے بلکہ عطیہ سے بھی امداد کرتے ہیں۔ مگر ہمارے مسیحی بھائیوں کو ذرا اسطرف توجہ نہیں۔ بہت کم عیسائی ہیں جو گرہ سے قیمت خرچ کر کے نور افشاں کو خریدتے ہوں۔ عموماً ایسے ہیں جو پادری صاحبان کے منہہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ منگوائیں اور ہم بھی دیکھیں۔ یا کسی ایک نے منگوالیا تو باقی کل اُس کے ہاتھوں کو تکتے ہیں۔ کہ کب یہہ دیکھیں۔ اور ہمیں عنایت کریں۔ غیر اقوام پر تو ہمیں کچھ شکوہ نہیں۔ مگر صرف آپ پر ائے مسیحی بھائیو۔ کیونکہ یہ آپکا پرچہ ہے۔ انگریزی خواندہ تو اسکو دیکھتے بھی نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ اور یہہ **کالا** اخبار ہے +

ایک ذراسی توجہ سے کسقدر نور افشاں کی ترقی ہوسکتی ہے۔ اگر ہر ایک مشن سکول میں بورڈنگ سکول میں دو دو چار چار پرچہ خریدے جاویں۔ اور ہر ایک واعظ انجیل ایک ایک پرچہ لیوے۔ اور وہ مسیح کے جان نثار سپاہی جو گورنمنٹ کے ملازم ہیں ایک ایک پرچہ خریدیں۔ اور اپنے ماتحت ہندو مسلمانوں کو وہ کہانیں کیونکہ وہ اپنے عہدہ کے لحاظ سے بشارت انجیل نہیں دے سکتے) اور اسطرح انجیل کی بشارت کریں تو کیا کار خیر میں داخل نہیں۔ اور یہہ خداوند کی خدمت نہیں۔ آپکی صرف ذرا توجہ اور ہاتھ جھاڑ دینے سے **نور افشاں** ہندوستان کی کل اخباروں سے زیادہ ہر دلعزیز اور ترقی پذیر ہوسکتا ہے۔ آٹھ صفحوں سے بجائے سولہ صفحوں کا ہونا کچھ مشکل نہ ہوگا +

یہہ بھی خیال رہے۔ کہ اگرچہ یہ ریلیجس پرچہ ہے۔ مگر اسمیں پولیٹیکل سوشل وغیرہ امور پر بھی بحث ہوتی ہے +

آخر میں ہم منت سے التماس کرتے ہیں کہ اے خداوند کے مسیحی برگزیدو مسیح خداوند کی خاطر اور انجیل کی بشارت کے لئے اسکی حتی المقدور مدد کرو۔ اور قیمت کیا ہے صرف عہ سال بھر کے لئے۔ اگر آپ صاحبان اسمیں ہمت کریں۔ تو ارادہ ہے کہ اگر خداوند مدد کرے تو شروع سال سے بڑھا دیا جاوے + اس ہماری آخری عرض پر غور فرماویں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کر ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے
اور یہہ نور افشاں اُسکا **بشیر سفیر وکیل** ہے

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۵

طوفان کا بیان از کتب ہنود

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشان مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۰ء نمبر ۳۸)

قبل ازیں ہم یجروید کے شت پتا براہمن اور مہابھارت سے طوفان کا قصہ ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں جن سے صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ دیانندی صاحبان جو خدا کے فوق العادت کاموں سے انکار فرمایا کرتے اور وید کو تصریحات طفلگی سے خالی تصور فرماتے ہیں یہ انکی محض نادانگی ہے کہ وہ ہنوز اپنی تمام کتب کو بھی کہ جنکا دستیاب ہونا بھی بمقدور محال ہے اول سے آخر تک نہیں پڑھ چکے اب تک جو کارروائی آپکی چل رہی ہے سو زیادہ تر انہی ہوائی باتوں ہی کی بنیاد پر یا ان چند کتابوں پر ہے جو دیانند جی لکھ گئے۔ تمام وید کا نہ اب تک بھاشیہ ہو چکا اور نہ انکو اول سے آخر تک دیانندی پڑھ چکے ہیں۔ جہاں کہیں انکے سماجوں کو دیکھو آنکے ممبر وید بھی ہو سکا اور دست از تصرف ستیارتھ پرکاش پر پھولے نہیں سماتے۔ اور دیانند جی نے اپنا تمام وقت دوروں اور مباحثوں کے تقرر کی تدابیر میں گذارا صرف رگ وید کا بھاشیہ لکھکر سرکار میں پیش کیا تھا جو بسبب نادرستگی و بیجا دست اندازیوں و تاویلات بیجا کے علمائے محققین کی رائے کے بموجب نامنظور ہوا۔ لہذا ہم پھر بھی دیانندی صاحبان کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنی کتابوں خاصکر ویدوں کو سب سے پہلے اول سے آخر تک پڑھ لیں بعد ازاں جب کسی مسئلہ کے متعلق زبان کو کھولا کریں۔ اور اگرچہ وید سے پیش کردہ قصہ طوفان کی تائید مہابھارت کے مذکورہ بیان سے بخوبی ہو چکی ہے تاہم پھر بھی اگر اس سے زیادہ اس قصہ کی تائید مطلوب ہو تو متسیا پران اور بھاگوت میں بھی اسکو ملاحظہ فرماکر معلوم کر سکتے ہیں کہ جن پرانوں کے ماننے سے دیانندی صاحبان انکار فرماتے ہیں۔ وہی پران اکثر ویدوں کی تائید کرتے اور ویدوں کے متبولہ قصص کو توضیحاً بیان کرنیوالے ہیں۔ اور پرانوں کا ترک کرنا گویا ویدوں ہی کا کہ جنکی وہ شرح اکثر کرتے ہیں ترک کرنا ہے لیکن یہ ہرگز نہیں ہے کہ ایسے ویسے طفلانہ پنے کے قصے صرف پرانوں ہی میں ہوں بلکہ ہیں مگر حقاً و حقیقتاً ایسے ویسے قصوں کی جڑ ویدوں میں ہے۔ اور انکے پورے درخت معہ شاخوں پتوں اور پھلوں کے پرانوں میں نظر آتے ہیں لیکن چونکہ دیانندی صاحبان صرف وید ہی وید پکارتے ہیں۔ لہذا ہم چند عجائبات دیگر بھی رگ وید سے جسکی شرح سائنا چارج نے بموجب ایتریا براہمنا کے کی ہے پیش کرکے التماس کرتے ہیں کہ جس صاحب کو کسی ذیل کی تشریح پر کچھ اعتراض ہو تو مہربانی فرماکر اعتراض یا انکار کرنے سے پہلے ایتریا براہمنا و سائنا چارج کی شرح کو دیکھ لے۔ و ہو ہذا۔

عجائبات وید

۱۔ رگ وید اشٹکا اول۔ ادھیا ۲۔ سکت ۲۲ کی رچا ۱۷ میں ہے: وشنو نے اس دنیا کو طے کیا تین دفعہ اسنے اپنا قدم جمایا اور تمام دنیا اُسکے قدم کی خاک میں جمع ہو گئی۔ دیگر کتب سے جو اس واقع کی بابت معلوم ہوتا ہے کہ جب تمام دنیا شیاطین کے قبضے میں آ گئے تھے تب وشنو جی نے ناٹے کا اوتار دھار کر شیاطین کے راجہ سے درخواست کی کہ جتنی زمین میرے تین قدموں میں آجائے وہ مجکو عطا کی جاوے سو جب اجازت مل گئی تو ناٹے جی نے ایسے بڑے بڑے اور لمبے قدم مارے کہ ایک قدم سے تو آسمان اور دوسرے سے تمام دنیا لے لی اور تیسرا قدم پاتال پر مارنے والے تھے کہ دیا آگئی سو وہ بھوتوں راجہ کے لئے چھوڑ دیا۔ اب فرمائیے اے ناظرین اس واقع کو قانون قدرت کہیں یا فوق العادت یا صرف طفلانہ پن کا قصہ۔ جو مناسب جانیں تصور فرمائیں مگر ہمارے نزدیک تو بڑے شکر کی قابل بات ہے کہ وشنو بھگوان کی بن آئی ورنہ پرمیشری کی بنا ہی چھن گیا تھا +

ع۱ یہ عجائبات بھی دیانندیو سچ کہنا بازیچہ طفلاں سے کچھ زیادہ وقعت رکھتے ہیں۔ اسپر الہام کا دعویٰ۔ الہام بھی ازلی کیا کہنے ہیں سچ ہے۔ ایڈیٹر

۲۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیا ۲ سکت ۳۰ کی رچا ۱۶ میں ہے: اندر نے ہمیشہ اپنے دشمنوں سے بذریعہ اپنی جنگالی کرنے والی اور ہنہنانے والی گھوڑیوں کی دولت جیتی ہے اسنے جو ہر کام میں موجود رہتا ہے اور بخشنے والا ہے ہمیں ایک سنہری رتھ دیا ہے + شارح رقم طراز ہیں۔ کہ براہمنا میں بھی یہی لکھا ہے کہ اندر نے خوش ہوکر سناسیا کو ایک سونیکا رتھ عطا کیا تھا مگر وہ اسنے اسونوں کے سپرد کر دیا +

پس وید سے معلوم ہوتا ہے کہ اندر بھگوان ایسی ویسی بخششوں کے دینے میں بڑے دلیر ہیں کیونکہ جا بجا وید میں اُن سے دولت کے لئے دعائیں کی گئی ہیں۔ سو وہ کیوں نہ دیں کیونکہ دولت جو عجیب جنگالی کرنے والی گھوڑیوں کے ذریعہ جیت لاتے ہیں۔ دھن دیوتا جی تو اور تیری گھوڑیاں +

۳۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیا ۲ سکت ۳۰ کی رچا ۱۹ میں ہے: تمہاری رتھ کا ایک پہیہ تو ٹھوس پہاڑی چوٹی پر ہے جبکہ دوسرا پہیہ آسمان میں گھومتا ہے +

اسکی مفصل شرح وشنو پران میں بھی ہے۔ اور یہ عجیب رتھ اندر دیوتا کی ہے جسکا ایک پہیہ آسمان پر اور دوسرا پہاڑ پر ہے۔ سوائے ناظرین ایسی عجیب رتھ قانون قدرت میں داخل ہے یا اُس سے باہر یا بازیچہ طفلگی ہیں۔ میرے کرم فرماؤ اگر ایسی رتھیں دیوتوں خصوصاً ویدی دیوتا اندر جی کے پاس نہ ہوں تو اکھو مانے کوں۔ واہ دیوتا جی تو اور تیری رتھ +

۴۔ رگ وید اشٹکا اول ادھیا ۴ سکت ۵۰ کی رچا ۱ میں ہے: سرب گیانی سورج دیوتا کو اُسکے گھوڑے بلندی پر پہنچاتے ہیں تاکہ وہ تمام دنیا کو دکھائی دے +

ع۱ کہیں گھوڑدوڑ کا ذکر تو نہیں۔ یہ جنگالی کرنے والی گھوڑیاں کس زمانہ میں تھیں۔ کہیں اب گھوڑیوں کا نیچر تو نہیں بدل گیا؟ ایڈیٹر

ع۲ اسکا دھڑ کتنے فٹ لمبا تھا۔ منہ

ع۳ ویدوں میں کل علم ہے۔ جیوآجی کا نوجو بنا کر اٹھایا۔ اسپر وید وید پکارا جاتا ہے + منہ

مراسلات

بقیہ ہستی خدا

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۹ ستمبر ۱۸۹۹ء)

ثالثاً مخلوقات میں ارادہ و حکمت نمایاں ہیں اور یہ صفت مادہ کی نہیں کیونکہ مادہ ان سے خالی ہے۔ لہذا ضرور کوئی علیحدہ وجود ہے جسنے انکو پیدا کیا۔

رابعاً انسان کے وجود میں ایک لطیفہ ربانی ہے یعنے روح ہے جو یا تو مادہ سے نکلا ہوا ہے۔ یا مخلوق ہے۔ اگر یہ مانا جائے کہ مادہ سے نکلا تو محال ہے کیونکہ نتیجہ اپنے سبب سے افضل نہیں ہوا کرتا کون یقین کریگا۔ کہ مادہ جو محسوس و مبرا از حرکت فہم و علم ہے اُس سے ایک ایسی لطیف شے نکلی جو گذشتہ حالات کو یاد رکھے موجودہ کو دیکھے اور مستقبل کی انتظاری کرے لہذا صاف ظاہر ہے کہ اسکا بانی اس سے افضل ہے اور وہ خدا ہے +

خامساً کل جہان کے مختلف اقوام کا اتفاق ہے کہ اس جہان کا کوئی خالق ضرور ہے جو واجب التعظیم ہے +

الحاصل باوجود ان قوی دلائل کے جو اہل فہم کے قائل کرنیکو کافی ہیں انکار کرتے ہیں انکی نسبت کیا کہا جائے سوائے اسکے جو ہمارے حق کی آئت میں مذکور ہے کہ احمق اپنے دل میں کہتا ہے کہ خدا نہیں +

نیچرل نالج آف گاڈ

مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ نیچر بھی معرفت الہی حاصل کرنیکو ہماری مدد ہو سکتی ہے کیونکہ کتاب نیچر کا مصنف خود خدا ہے + اُس خیال سے جو خدا نے انسان کے دل پر نقش کر دیا ہے اور نیچر کے کاموں پر غور کرنے سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا موجود ہے +

علم نیچر کی دو قسمیں ہیں یعنے لدنی و مکتسبی۔ علم لدنی وہ ہے جسکے ذریعہ انسان سن بلوغت کو پہنچتے ہی خدا کی نسبت سوچنے لگجاتا ہے اور اس خیال کو کسیصورت روک نہیں سکتا گو کوشش ہی کرے ثانیاً مکتسبی وہ ہے جو کارخانہ مخلوقات پر غور کرنے سے حاصل ہوتا ہے ان خیالات کا ذکر کلام میں بھی آیا ہے چنانچہ پولوس علم لدنی کا یوں ذکر کرتا ہے کہ غیر اقوام شریعت کو اپنے دلوں میں لکھا ہوا دکھاتی ہیں انکی تمیز گواہی دیتی ہے آپسمیں ایک دوسرے کو الزام دیتے ہیں شریعت جو انکے دلوں پر لکھی وہ ہے جسکو ہمنے علم لدنی بیان کیا۔ یہہ دل پر نقش ہے سنگی تختی پر جیسے موسیٰ کی شریعت کندہ ہیں +

علم مکتسبی کا پولوس یوں ذکر کرتا ہے کہ اسلئے اُسکی صفات جو دیکھنے میں نہیں آتی یعنے اسکی ازلی قدرت اور خدائی دنیا کی پیدایش کے وقت سے خلقت کی چیزوں پر غور کرنے سے ایسی صاف معلوم ہوتی ہیں کہ انکو کچھ عذر نہیں پھر داؤد یوں کہتا ہے آسمان خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں اور فضا اُسکی دستکاریاں بیان کرتے ہیں زبور ۱۹: ۱ +

اور ایوب یوں بیان کرتا ہے چارپاؤں سے پوچھ وے تجکو بتلا دینگے اور ہوا کے پرندوں سے وے تجھسے بیان کرینگے ایوب ۱۲: ۷ +

غیر اقوام بھی اسکے مقر ہیں چنانچہ ارسطو اگر کتاب عالم کا جو اسکے نام سے منسوب ہے مصنف مانا جائے تو وہ یوں بیان کرتا ہے اپنے افعال سے پرکھی جاتی اسیطرح خدا بھی خاکی آنکھ سے پوشیدہ ہے اپنے کاموں سے پرکھا جاتا ہے پھر سسرو کا قول ہے کہ کون ایسا خبطی ہے کہ آسمانوں کو دیکھکر خدا کا قائل نہو اور خیال کرے کہ یہہ عالم اتفاقاً بن گیا حالانکہ آثار حکمت اُسمیں نمایاں ہیں +

ہم یہ ثابت کرچکے کہ خدا نے انسانوں کو بے شہادت نہیں چھوڑا یہہ دلایل کافی ہیں اور نیز اسواسطے کہ انسان خدا کی نعمت کیواسطے شکرگذار ہوں اُسکی بندگی کریں اور اُسکو پیار کریں سوا اسکے یہہ انسان کو ایک دوسرے کا شکار ہونے سے روکتے ہیں اور الہام کے متلاشی کیواسطے ایک پشتی بان ہیں لہذا جو لوگ باوجود ان دلایل کے منکر ہیں انکا کچھ عذر قابل سماعت نہوگا یہہ دلایل نیچرل نالج آف گاڈ کیواسطے کافی ہیں اس سے ہم یہہ بھی معلوم کر سکتے ہیں کہ واحد خدا بہمہ صفت موصوف ہے +

(پادری نتھو مل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ہندوستانی ایجاد

جناب اڈیٹر صاحب۔ نمستے۔ آپکے اخبار مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۹ء میں درج ہے کہ مسٹر اڈیشن صاحب نے ایک کل ڈوبے ہوئے جہاز کے پتہ لگانیکی ایجاد کی ہے۔ سو عرض ہے کہ میں بچپن سے اسبات کو آزماتا ہوں یعنے لوہہ پانی یا جھیل میں ایک لڑکا دو چھوٹے پتھر دونو ہاتھوں میں لیکر پانی میں کھڑا ہو کر اندر پانی کے دونو ہاتھ ڈلوے دوسرا لڑکا سو دو سو گز جاکر پانی میں غوطہ مارے تو پتھروں والا لڑکا اپنے ہر دو پتھر بجاوے ڈوبے ہوئے لڑکے کو آواز بخوبی آئیگی چنانچہ ہم لوگ اسیطرح تار کا کام نہانے کے پانی میں کیا کرتے تھی پھر دریا میں جاکر بھی دور دور تک یہہ آزمایش کی اور برابر ٹھیک پائی مگر میں وہمی آدمی ہوں یہہ خیال کیا کرتا تھا کہ اس سے کیا کیا جاوے کہ کچھ ایجاد وغیرہ در باب پتہ جہاز نہ کرسکا کیونکہ نہ ہماری طرف جہاز ہی ہوتا ہے کہ یہہ خیال آتا۔ اب میںنے مدت دراز سے ایک آلہ دریافت کر رکھا ہے کہ جسکے ذریعہ بغیر مدد کسی انجن بھاپ یا آگ کی کنوئیں سے پانی نکال سکیں اور جتنا چاہو اسکو بڑا لو یعنے موٹا پمپ ہو تو بہت پانی نکلیگا مگر چونکہ ملازم ریل ہوں و پردیس میں ہوں یہہ ہونا دشوار ہے نیز مجھ میں اتنی فرصت نہیں کہ پانسو روپیہ صرف کر سکوں اسواسطے دلکی دل ہی میں رہی۔ اگر کوئی انجنیر یا سیٹھ میری مدد کرے تو اس آلہ کو طیار کر سکتا ہوں یعنے بالکل کم روپیہ سے قریباً چھ پاسہ سے ایک چھوٹا نمونہ طیار کرکے سرکار میں پیش کیا جاوے جس سے علم کو یعنے زمینداران و سرکار کو بہت فایدہ ہو سکتا ہے اوس آلہ سے اگر چار کھوہ کا پانی ایک کھوہ میں لایا جاوے ایک دن میں ساٹھ ستر جریب کو پانی دے سکتا ہے +

زیادہ نمستے + +

ایکا داس رام دتامل اسٹیشن ماسٹر بولان ریلوے

نور افشاں بہت مشکل کام ہے۔ رجسٹری کروانے سے وہ ایجاد نکل جاتا ہے بغیر رجسٹری کچھ فایدہ نہیں۔ امریکہ میں چار روپیہ رجسٹری کے خرچ ہوتے ہیں اسلئے ہزاروں ایجاد ہر سال ہوتی ہیں +

خبریں

کراچی میں زنانہ گاڑی ریلوے سے اور برقعہ پوش مرد گرفتار ہوا۔ **نمائش** تصاویر یورپ میں عموماً انعام لیڈی مصوروں کو ملے۔ **روس** کا ۱۵ لاکھ روپیہ سالانہ یورپ کے اخبارات کی خریداری میں صرف ہوتا ہے۔ **برہما** میں پادری صاحبان شراب کی خرابیوں پر وعظ کر رہے ہیں۔ **عام** گورنمنٹ کو صلاح دیتا ہے۔ کہ اگر ریاستوں کے روپیہ سے حفاظت منظور تو انکم ٹکس موقوف کر دو۔ ۱۲ لاکھ ۱۰ ہزار کے شال کشمیر سے داخل پنجاب ہوئے۔ **آجکل** پنجاب کی تجارت خوب ترقی پر ہے۔ **تبت** و یارقند میں روسی کپڑے کے رواج نے انگریزی کپڑے کو مات کر دیا۔ **خلیج** فارس کا ایک جزیرہ سلطنت ایران نے انگلستان کو بخش دیا۔ **بدخشاں** میں روسی پیشقدمی سے بڑی تشویش پھیل رہی ہے۔ **برہما** میں آمدنی عنبر و کروبین کی بہ نسبت آمدنی کانہائے یاقوت زیادہ تر ہے۔ **آسام** نام ایک جہاز سندربن میں غرق ہو گیا۔ **روسی تجارت** کو ترکستان میں گیارہ روپیہ فیصدی کی امسال ترقی ہے اور روسی غلہ کی تجارت میں فی صدی ۱۵ روپیہ کی۔ **ڈائنا میٹ** سے زیادہ تیز اور قوت ور بارود ایک روسی افسر نے ایجاد کیا۔ ڈائنامیٹ بھی روسی ایجاد ہے۔ جو جنگ ترکی میں تیار ہوا تھا۔ **لکھتے** ہیں کہ سلطنت ترکی کا دیوالہ نکلنے والا ہے۔ **کارخانہ** سلاحات شفیلیڈ (انگلینڈ) بھٹی پھٹنے سے ۹ انسان ہلاک ہوئے۔ **دریائے** نیل کی زیادہ طغیانی کے باعث بعض اضلاع مصر میں قحط کا اندیشہ ہے۔ **پرنس** بسمارک کا ۲ من ۲۳ سیر وزن ہے۔ **روس** کی متبرک جگہوں (گرجا خانقاہ وغیرہ) کے خزائن کا شمار ۹۹ ارب سکہ روبل ہے۔ ایک روبل سوا دو روپیہ کا ہوتا ہے۔ اسپر بھی روس کو مفلس و کنگال ہی بیان کیا جاتا ہے۔ غالباً اسقدر روپیہ سوا امریکہ کے کسی دوسری سلطنت میں نہو گا۔ **ریاست** سوکیت کی بدانتظامی کی شکایت حضور گورنمنٹ پیش ہے۔ **سر سالار جنگ** بہادر کی شادی کی قاہرہ مصر میں بڑی دھوم دھام سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ **مہاراجہ** گائیکوار معہ اپنے ساتھ ہمراہیوں کے کسفورڈ میں مقیم ہیں۔ **ٹھاکر** صاحب بہادر رئیس کاٹھیاوارہ ماہ گذشتہ کو نیویارک امریکہ میں داخل ہوئے۔ **روسی** اخبار کے کارسپانڈنٹ مقیم پنجاب کی سرکاری پولیس بھی نگراں رہتی ہے۔ ایرا غیرا کوئی اُس سے ملنے نہیں پاتا۔ **امسال** محصول اٹک سے سرکار کو ۵ لاکھ کا فائدہ ہوا۔ **لیڈی** ایچیسن صاحبہ نے لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور کے لئے ایک [illegible] ولایت سے روانہ کی۔ **کورٹ** فیس بمقدمہ دلایانے زوجہ کے بجائے ۵ روپیہ کے فی مقدمہ ۱۰ روپیہ فیس لیجایا کرے گی۔ **لاہور** وزیر خاں کی مسجد سے ایک شخص گر کر مر گیا۔ **ٹرنسوال** میں سونے کی کان برآمد ہوئی۔ **روسی** کہتے ہیں کہ سردار ایوب خاں غزنی میں ہے۔ **کہتے** ہیں ڈیوک آف کناٹ کو فوج آئرلینڈ کی کمان سپرد ہو گی۔ **مدراس** یونیورسٹی کے گریجوایٹس نے پراونڈسم میں کپڑے کی دوکان کھولی۔ **جرمنی** پسند کرتا ہے کہ روس بلغاریہ پر فوجی قبضہ کرے۔ **سلطنت** روم میں نجوم کا بہت رواج ہے۔ سلطان بغیر مہورت کے کوئی کام نہیں کرتے۔ **شاہ** برہما کا سفید ہاتھی شاہ کی جدائی کے تین روز بعد مر گیا۔ ۱۳ اکتوبر کے اخبار عام میں کسی ہندو سیوک نے ایک خوب تازہ کڑاکے دار چپیڑ چاریو کو لگائی ہے۔ **واجد علیشاہ** مرحوم کے چڑیاخانہ کے فروخت کا اشتہار گورنمنٹ نے دیدیا۔ **رہتک** او بہادر گڑھ میں بیماری بخار نے خوب ڈیرے لگا رکھے ہیں۔ **مرحوم** سائگل پیر کلاں اخوند سوات کا بیٹا زندہ ہے جیسے خبر مشہور تھی مرا نہیں۔ **اگلے** دورہ میں حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب کے ساتھ دیسی ریاستوں کے وکیل ہمراہ ہونگے۔ **لاہور** کے جیلخانہ میں ایک قیدی نے دوسرے قیدی کو مار ڈالا۔ **بردہ** فروشوں کا ایک گروہ لاہور میں عورتیں فروخت کرتا ہوا گرفتار ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ عورتیں عموماً مہاراجہ جموں کے یا دیگر پہاڑی علاقوں سے لائی جاتی ہیں۔ **لکھنو** کے خزانہ میں ہزار کا غبن ظاہر ہوا۔ خزانچی مولچند روپوش ہے۔ بہت روپیہ اُسکے گماشتہ سے وصول کیا گیا ہے۔ **رہتک** کی بیماری کی نسبت اخبار پنجاب میں لکھا ہے۔ ع۔ غضب ڈھایا ہے رہتک میں وبانے۔ **سیالکوٹ** میں مطلق ہیضہ نہیں پہنچا۔ صرف افواہی خبریں تھیں۔ **راولپنڈی** مشن سکول میں ۱۰ روپیہ ماہوار پر ورزش جسمانی کے لئے ایک استاد رکھا گیا ہے۔ **مراکو** میں تا ہنوز بردہ فروشی سرعام ہوتی ہے۔ محمدی سلطنت کی خوبیاں ہیں۔ **بندرگاہ** آسٹریا کے کنارہ ایک مگرمچھ ۲۰ فٹ لمبا ایک ہزار سو ۲۵ سیر وزنی پکڑا گیا۔ **احمد آباد** میں ایک شخص نے اپنے دو روزہ بچہ کو اسکی پیدائش ناجائز سمجھکر کروسین آئل سے جلادیا۔ توبہ توبہ۔ **گورنمنٹ** روس نے بخارا میں ایک مشن سکول جاری کیا ہے جسمیں انجیل کی تعلیم دیجائیگی۔ **مہاراجہ** کشمیر جموں میں پہنچ گئے۔ **ملا** اسیر کی وفات کی خبر پر امیر کابل نے چار گائے قربان کیں اور ۱۰۰۰ آدمیوں کو دعوت دی۔ **پشاور** میں بقول ایک ہمعصر محرم پر سنیوں و محمدیوں میں فساد عظیم ہوا۔ **گئی** گذری محمدی سلطنت کا ہندوستان میں بقیہ واجد علی شاہ تھا۔ اب بھی اُسکے گھر میں ۲۰۰ عورات تھیں۔ لاحول۔ **ہندوستانی** پنچ اخباروں میں کچھ گزٹ بھی شایع ہوا۔ یہ علاوہ پیازہ کا ضمیمہ ہے۔ **ممالک** مغربی شمالی میں ماہ جون اور جولائی کے عرصہ میں ۲ ہزار آدمی بعارضہ ہیضہ فوت ہوئے۔ **شملہ** میں حضور ویسرائے کا محل جو بن رہا تھا قریباً تمامی پر ہے۔ **پنجاب** کے قیدخانوں میں یہ انتظام ہوا ہے کہ قیدیوں سے اینٹ اور کپڑے بنوائے جاویں۔ فی الحال لاہور میں اینٹوں کا کام امتحاناً شروع ہوگا۔ **بشپ** فرنچ صاحب اس سال کے آخر میں اپنے بشپی کام سے دست بردار ہونگے۔ انکے بجائے آرچ ڈیکن متھو صاحب بشپ مقرر ہونگے۔ اور مٹراٹ صاحب آرچ ڈیکن ہونگے۔ **وزیر** حیدرآباد نے یہ انتظام کیا ہے کہ بروز جمعہ کوئی اُنسے خط و کتابت نہ کرے۔ **شاہ** تھیبا کے تخت کا دعویدار شہزادہ کلکتہ پہنچ گیا ہے۔ سرکار نے اُسکا ۵ سو ماہواری وظیفہ مقرر کیا ہے۔ **جگناتھ** جاتریوں کے

لئے ایک شفاخانہ جاری کیا گیا ہے۔ لیڈی ڈفرن فنڈ کا چندہ بمبئی میں ۴۲ ہزار ۹ سو ۲۲ تک پہنچ گیا ہے۔ جزیرہ سیلون کی عورتوں نے ایک اڈریس جوبلی پر بحضور قیصر ہند پیش کیا جسپر ایک لاکھ عورتوں اور لڑکیوں کے دستخط تھے۔ اور نقد ۱۵ ہزار ۴۴ روپیہ جسپر یہ شرط ہے کہ یہ مال صرف حضور قیصر ہند کا ہے۔ ہندوستان میں ۲۰ سال کے عرصہ میں ۲۰ ہزار روپیہ سونے کی تلاش میں صرف ہوا آمدنی ۱۲ ہزار بھی نہ ہوئی۔ سنا گیا ہے کہ امسال ۲۰ ہزار غلام چوری شدہ بحر قلزم کے پار بھیجے گئے۔ امریکن پادری صاحبان نے باجازت شاہ ایران طہران میں مشن ہسپتال کھولا۔ یونان کے اعلے وادنی مدارس میں انجیل کی تعلیم دیگر علوم کی طرح لازمی ہے۔ زار روس کی تنخواہ سالانہ ۲ کروڑ روپیہ ہے مگر آرام نہیں۔ جان کا خوف ہر وقت لگا رہتا ہے محل میں قیدیوں کی طرح رہتے ہیں۔ باہر نکلے اور فائر شروع ہوئے سہارنپور تھیولاجیکل سمنری کے متعلق ایک نارمل سکول بھی ہے۔ ایسا ہی ایک سکول سیالکوٹ یو پی مشن کے متعلق باہتمام ڈاکٹر سٹوارٹ کے متعلق ہے۔ پادری کے۔ ایس۔ میکڈونلڈ مقیم کلکتہ نے شادی اطفال کے بارہ میں ۲ وجوہات پیش کیں ۔ **ضلع گورداسپور** کے قصبہ دودہ میں اہل ہنود نے محمدیوں کے متبرک جگہ پر سور لا کر ذبح کرکے دہو یا مسلمان مانع ہوئے جسپر ہندوں نے فساد کی صورت دکھائی۔ مگر محمد علی ڈپٹی انسپکٹر کی توجہ سے فساد ہوتے ہوتے سے رک گیا۔ اور دونو قوموں کو آپس میں ملا دیا خیال رہے کہ یہاں مسلمان بہت غریب ہیں۔ اور ہندو متمول یہ ہندو عیسائیوں سے بھی فساد کر چکے ہیں جسپر اکثر ۲۵-۲۵ روپیہ جرمانہ بھی ادا کر چکے ہیں۔ مگر اتنے جرمانہ سے انکا کیا بگڑتا ہے +

بخار کی اس علاقہ میں وہ کثرت ہے کہ الاماں۔ کوئی گھر خالی نہ ہوگا۔ بعض گھروں میں کوئی پانی دینے والا بھی نہیں۔ چار پائیاں بچھی ہیں۔ اور تپ کے مزے لے رہے ہیں

سیلامپر لوی خیر و خوبی سے ہو گیا۔ نامہ نگار

ضلع گورداسپور کے قصبہ فتح گڑہ کے تھانہ کے متعلق کسی گاؤں میں محمدیوں نے عید قربانی پر گائے قربان کی۔ کسی مخبر نے پولیس میں اطلاع دی کہ گائے چوری کی ذبح کی گئی۔ فتح گڑہ کے ہندو تھانہ دار صاحب معہ چند سپاہیوں کے موقعہ پر تشریف لیگئے۔ اور جاتے ہی حکم دیا۔ کہ محمدیوں کو پکڑ لو۔ پھر تو لگا لاٹھی سونٹا چلنے۔ محمدیوں نے پولیس والوں کی خوب ہی گت بنائی۔ اب مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔ نتیجہ نامعلوم +

خاص گورداسپور میں آجکل یو پی مشن کی سالانہ پرسبٹری دکھیلی ہو رہی ہے + نامہ نگار

فیروزپور کا اخبار لکھتا ہے کہ علاقہ نوشہرہ میں ایک عورت نے اس وجہ پر خودکشی کی کہ اسکا خاوند اپنی لڑکی کو اپنے خاندان میں بیاہنا چاہتا تھا۔ اور عورت اپنے خاندان میں چاہتی تھی۔ خاوند چونکہ کسی جگہ پہ اقرار کر چکا تھا۔ وعدہ ایفائی خاطر اپنے ارادہ پر مجبور رہا۔ عورت کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ آخر موقع پاکر خودکشی کی +

پیرس ۱۱ اکتوبر کی تار برقی خبر رساں ہے کہ ایک اشتہار جو دلیپ سنگھ اور جمال الدین دونوں کا مجوزہ باور کیا جاتا ہے پیرس میں اس غرض سے چھاپا گیا ہے کہ ہندوستان بھر میں اسکو بانٹا جاوے۔ اس اشتہار میں دیسیوں کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ وہ برٹش گورنمنٹ کے خلاف بغاوت کریں +

نہایت افسوس ہے کہ ماسٹر ڈیوڈ چارلس مقیم گجرات کی اہلیہ نے بعارضہ کنزمشن ۱۳ ماہ حال کو انتقال کیا۔ خدا مرحومہ کے خاوند اور بچوں کو تسلی عنایت فرمائے +

الہ آباد میں ایک شخص کو جھوٹی گواہی دینے پر پانچ سال سخت قید اور ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ (بہت خوب ہوا)

امرتسر کے مقدمہ زبان تراشی پر ایک آریہ ممبر نے (گوجرانوالہ سے) اشتہار تردیدی شایع کیا ہے۔ اور دعوی کیا۔ کہ وہ ایکہزار روپیہ اس شخص کو دے سکتا ہے جو اسکے ہاتھ سے زبان کٹی ہوئی

عالم تصویر بحوالہ لنڈن نیوز لکھتے ہیں کہ ملک افریقہ میں دریائے کانگو کے قریب ایک قوم بانیزی نام رہتی ہے۔ اس قوم میں انسان کی قربانی کرنیکی رسم بڑی نہایت کثرت سے جاری ہے اور یہ سلوک علی الخصوص غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ فرقہ متذکرہ بالا کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اس جہان فانی سے رحلت کرتا ہے اسکو دنیائے باقی میں وہی سامان وہی کھانا وہی لباس وہی ترک و احتشام وہی نوکر چاکر لونڈی غلام جو کہ اس جہان میں اسکو میسر تھے درکار ہوتے ہیں۔ بنظر براں جب کوئی سردار اس قوم کا فوت ہوتا ہے تو کل اعزا و اقربا دوست و آشنا اپنے سردار متوفی کے غلاموں میں سے قریب قریب نصف لوگوں کو مار ڈالتے ہیں تاکہ وہ سردار متوفی کے ساتھ سفر آخرت میں بھی خدمتگذاری کے واسطے موجود رہیں جسطرح کہ عالم حیات میں اپنے سردار کی رفاقت اور خدمت میں مستعد رہتے تھے اب لونڈی اور غلام دونوں کے ہلاک کرنیکی جداگانہ تدبیریں ملاحظہ ہوں لونڈی کے گلے میں رسی کی پھانسی دیکر ایک شخص ایک درخت پر چڑھ جاتا ہے اور اس رسی کو درخت کے ایک ٹہنے میں اس طرح باندھ دیتا ہے کہ وہ عورت لٹک کر اپنی جان دیدیتی ہے اسکے اس تمامی جھٹک کر اس بیچاری کا دم فنا ہوا اور لونڈی غلام تماشائیوں کے ہجوم میں بہت بشاش نظر آتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جلدی خواہ دیر اسی ہلاکت میں ہمکو بھی شامل ہونا پڑیگا +

غلام کی گردن ماری جاتی ہے وہ اس طور پر کہ مقتول کو ایک لکڑی کے کندے پر بٹھاکر اسکے دونوں جانب دو کھونٹیں اتنی بلند گاڑی جاتی ہیں کہ اسکے شانوں تک پہنچ جائیں اور انسے اسکے اعضاء کمر اور چھاتی باندھ کر جکڑ دیتے ہیں تاں بعد دو کھونٹیں گھٹنے کے آس پاس اور دو کھونٹیں پاؤں کے گٹے کے آس پاس گاڑ کر اعضائے مذکورہ کو انسے اور ٹخنے مضبوط باندھ دیتے ہیں پھر بید کا حلقہ گردن میں ڈالتے ہیں اس حلقے میں کئی رسیاں بندھی ہوتی ہیں اور ان کل رسیوں کا مجموعہ ایک رسی کے ساتھ ایک بانس کی پھنگ میں باندھ دیتے ہیں وہ بانس اٹھارہ فٹ اونچا اس قسم کا ہوتا ہے کہ لچ سکے اور ۳ فٹ زمین میں گڑا ہوتا ہے اس قسم کی بندش سے مقتول کا بدن حس و حرکت سے بالکل مجبور ہوتا ہے اسکے بعد

قاتل کو اسکی گردنیں کھرباشان کرکے ایک وار میں اُس پنجابے کے سر کو جدا کر دیا

مشن نیوز

امرتسر نہایت غم و رنج کی خبر دیتا ہو کہ پادری اے گارڈن صاحب مشنری گورداسپور (متعلقہ یو پی مشن سیالکوٹ) نے بمقام فلاڈلفیا واقع امریکہ میں ۱۳ اگست کو انتقال کیا۔ آپ نے ۳۲ برس پنجاب میں انجیل کی خدمت کی۔ دیندار اور خدا رسیدہ فرشتہ خصلت انسان تھے خدا انکے پس ماندوں کو تسلی بخشے +

سرکاری خبر

اجمیر ماڑواڑ کے کمشنر نے گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی ہو کہ اجمیر کے نزدیک پشکر یا پوکھر کے سالانہ میلہ کی بابت ایک اشتہار برائے اطلاع خاص و عام بدیں مضمون مشتہر کیا جائے کہ باعث بیماری ہیضہ جو اجمیر اور اسکے گرد و نواح کی دیسی ریاستوں میں پھیلی ہوئی ہو۔ اجمیر کے نزدیک پشکر میں جو سالانہ میلہ ہوا کرتا ہو جو ہوا کرتا ہو شاید اسکو بند کرنا ضروری ہو۔ پچھلے برس باوجودیکہ تمام سال راجپوتانہ مرض ہیضہ سے محفوظ رہا تھا تاہم میلہ کے وقت جو گذشتہ نومبر میں ہوا تھا پشکر میں ہیضہ نمودار ہوا اور بہت سی جانیں تلف ہوئیں۔ امسال ہیضہ صوبہ اور ضلع اجمیر میں اچھی طرح سے پھیل رہا ہو۔ اور تھوڑا عرصہ ہوا کہ پشکر کے نزدیک بھی چند واردات ہیضہ کی ہوئیں۔ علاوہ بریں ضلع اجمیر میں پانی کی قلت ہو اور پشکر کے متبرک تالاب میں جسمیں لوگ نہاتے ہیں پانی بہ نسبت سالہائے گذشتہ بہت کم ہو۔ اور کنوؤں میں بھی پانی کم ہو گیا ہو۔ اسلئے بہتر قرین مصلحت ہو کہ جو لوگ میلہ میں ماہ نومبر ۱۸۸۷ء میں آنا چاہتے ہیں وہ اپنے ارادہ کو چھوڑ دیں +

لودیانہ

اس ہفتہ آندھی کے ساتھ کچھ تقاطر ہونے سے سردی آ چمک گئی۔ مگر دھوپ بھی اپنا زور دن کو خوب دکھاتی ہو۔ بچارے غریب گھر جار پائیں بچھوا دیں ہیں۔ اموات میں ترقی ہو شاید پچھلے دنوں کی کسر اب نکلیگی خداوند کریم اپنے بندوں پر رحم کرے۔

پیدائش ۲۴ اموات ۶۱۔

۱۶ تاریخ بروز اتوار بزرگ پادری جان نیوٹن صاحب نے گرجا میں شام کو وعظ کیا۔ مضمون یہہ تھا کہ دنیا میں مسیحی کو جینے کے لئے نہیں مگر خداوند مسیح کے لئے جینا ہو۔ سبحان اللہ کس خوبی سے اس مضمون کو ادا کیا ہو۔ ایک سچے مسیحی کا فوٹو اُتار کر دکھا دیا۔ عمدگی یہہ کہ صرف کلام الٰہی کی آیات سے اس تصویر کے ہر ایک اعضا کو اپنے اپنے موقع پر لگا دیا۔ عام واعظوں کی طرح اپنی من گھڑت تقریر سے نہیں مگر مسیحی شہادتوں اور نمونوں سے جو بیبل میں مندرج ہیں۔ سچ تو یوں ہو کہ ایسے ہی سچے اور فنا فی القوم بزرگوں سے مسیحی کلیسیا کی بنیاد ہندوستان میں ڈالی گئی ہو۔

۱۸ تاریخ بروز منگل جالندھر کے ڈاکٹر نورمن صاحب کی شادی لودیانہ کی مس فاکنر صاحبہ سے بڑی دہوم دھام سے ہوئی۔ دیگر اسٹیشنوں سے اس تقریب پر بہت سے صاحبان تشریف فرما ہوئے خوب رونق رہی خیال رہے کہ آئندہ مس فاکنر صاحبہ مسز نورمن کہلائینگی خدا انکو یہہ شادی مبارک کرے نور افشاں کی طرف سے انکو شادی مبارک ہو۔

چرنجی لال جو اپنے آپکو عاریہ کہتا ہو جھنبلپوری کی اُس تحریر کے جواب میں (جو اسکے خلاف نور افشاں کے کسی پرچہ میں شائع ہو چکی ہو) یوں قلم زن ہو کہ "ماں تو میری بڑھیا ہو وہ شادی کرنیکے قابل نہیں۔ اور بہن کوئی میری ہو ہی نہیں نصیحت ہو جو اوروں کو ہو۔ زبردستی تو میں اسکی شادی نہیں کر سکتا۔ پس مجھپر اسکا الزام لگانا فضول ہو" جواب اسکا چاہیں تو جھنبلپوری دے سکتے ہیں مگر ہم صرف اتنا کہتے ہیں۔ کہ بغیر نمونہ کے آپکی نصیحت فضول ہو۔ اسطرح تو ہر ایک شخص کہہ سکتا ہو کہ بیواؤں پر زور نہیں وہ شادی کرنا نہیں چاہتیں۔ آپکے لکچروں کی کیا ضرورت ہو۔ بیواؤں کی روزمرہ کی چال چلن ہی ظاہر کرتی ہو کہ وہ شادی کرنا چاہتی ہیں یا نہیں بیجا کا عذر صرف بہانہ ہو کوئی ذی عقل اسکو قبول نہیں کر سکتا۔

گذشتہ جمعہ کو ہندو واعظ گرجا متصل کوتوالی میں وعظ کر رہا تھا ایک دیانندی تشریف لائے۔ آتے ہی واہیات بکنے لگے۔ کہ "انجیل میں عیسے کی خوبیوں کا تو کیا ٹھکانا ہو (معاذ اللہ) برائیاں جابجا موجود ہیں"۔ واعظ نے کہا اچھا صاحب میں اپنی بات پیچھے ختم کرونگا۔ آپ اپنے دعوے میں ایک آدھ مثال پیش کیجئے تو میاں دیانندی کیا فرماتے ہیں کہ "مسیح کے سولی پر چڑھنے سے کسطرح انسان کی نجات ہو سکتی ہو"۔ واعظ نے عرض کی پہلے آپ اپنا دعوے تو ثابت کیجئے اسکا جواب بعدہ ملیگا۔ کہا کہ نہیں اسکا جواب مجھے دو۔ واعظ نے کہا کہ جب تک پہلی بات کا فیصلہ نہوگا دوسری بات کا تذکرہ نہوگا۔ آپکیا فرماتے ہیں کہ "وہ بات ویسے یونہی کہی تھی" کیا خوب عمدہ بات یونہی کہدی شرم بھی نہ آئی خاک ایسے منہ میں جو جھوٹ طوفان کے گولے اگلتا ہو۔ ہنسی تیرہ ٹھٹھا کرنیکے لئے لاٹھی کی ضرورت ہو۔ مگر ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان دیانندیوں کی آنکھوں کو کھولے۔ بلا خوف اتھاہ کوئیں کو جا رہے ہیں۔ خدا ایسی خوفناک حالت سے سبکو محفوظ رکھے۔

آخر کار نئے الکشن کے انتخاب ممبروں کی منظوری گورنمنٹ سے آگئی۔ علاوہ ان انتخاب شدہ ممبروں کے تین ممبر سرکاری مقرر ہوئے شہزادہ نادر صاحب آنریری مجسٹریٹ سردار بہگوان سنگھ صاحب۔ مسٹر بیکر صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسکول جب یہہ منظوری آگئی۔ پریزیڈنٹ اور وائس پریزیڈنٹ کے لئے ہندو بھی کمیٹیاں ہوتی رہیں شہزادہ نادر صاحب کو ہندو اور مسلمان دونوں نے پریزیڈنٹ منظور کیا جھگڑا وائس پریزیڈنٹ کا تھا مسلمانوں کا خیال تھا کہ خواجہ احسن شاہ صاحب ہوں۔ اور ہندو ماسٹر مولراج صاحب کو پسند کرتے تھے۔ آخرکار نہ یہہ ہوئے اور نہ وہ۔ مسٹر بیکر مقرر فرمائے گئے۔ کیونکہ انہی کے تقرر کے لئے ووٹ زیادہ ہوئے۔ ان ہر دو عہدوں کے انتخاب پر ہمیں اتفاق ہو شہزادہ نادر صاحب ایک ہر دلعزیز آدمی ہیں جن سے سب قوم کے لوگ خوش رہتے ہیں اور انصاف پسند اور گورنمنٹ اور ملک کے خیر خواہ۔ کسر صرف اسقدر تھی۔ کہ انگریزی نہ جانتے تھے مگر مسٹر بیکر کے وائس پریزیڈنٹ ہونے نے یہہ بھی پوری کر دی حقیقت میں مسٹر بیکر اسکے لائق تھے۔ انکی ممبری کیلئے اول ہم ہی نے تحریک کی تھی جو گورنمنٹ نے منظور فرمائی۔ اور اب ان عہدوں پر دیکھکر ہمیں اور بھی خوشی ہو ہمیں کامل امید ہے۔ کہ انکے ذریعہ سے شہر کو

روئداد جلسہ معمولی مینوسپل کمیٹی شہر لودیانہ منعقدہ

۳۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء باجلاس صاحبان ذیل ہا۔ مسٹر ولسن صاحب آنریری پریزیڈنٹ مجلس بابو جب سنگھ صاحب۔ بابو رام رتن داس صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ سنگھ رام صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ منشی نظام الدین صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب۔ نمبر ۱ کاغذات بابت ۲ البعوہ اراضی زیر آمد مشرکت اللہ دیال کے معاوضہ کی بابت کمیٹی نے مبلغ ۶ منظور کرکے تجویز کی اور الکان کو لینے تم سے انکار ہے اور کہتے ہیں کہ جاری ہیں اسکی الیت کی ہے خواہ تحقیقات دیجاوے اور خواہ اراضی واپس کیجاوے تجویز ہوئی کہ منشی غلام محمد صاحب و بابو رام رتن صاحب کمیٹی تحقیقات کرکے رپورٹ کریں نمبر ۲ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۲۳ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء نقل خط کتابت گورنمنٹ پنجاب جس مضمون کہ نگرانی شفاخانہ کے لئے سب کمیٹی مقرر کیجاویں تو کارروائی ہو جاویگی تجویز ہوئی کہ منشی رحیم بخش صاحب و بابو جب سنگھ صاحب سب کمیٹی برائے نگرانی شفاخانہ مقرر ہوں اور یہ صاحبان اپنی رائے تحریر کیا کریں اگر مناسب خیال کریں تو کوئی رپورٹ جنرل کمیٹی میں ارسال کریں نمبر ۳ روبکار صاحب سول سرجن بہادر ضلع لودیانہ مورخہ ... جس مضمون کہ کام ٹھیکہ شروع ہو چکا ہے کیونکہ الکحل وغیرہ ملازمان مینوسپل کمیٹی کو تحریر سے امداد کے لئے متعین کیا جاوے تجویز ہوئی کہ حسب درخواست جو ہو سکے دیا جاوے نمبر ۴ رپورٹ داروغہ صفائی کہ شہر لودیانہ میں دوکانات کھچل جات جو چرم خام کو دباغت کرتے ہیں واقع ہیں آئندہ شہر سے باہر بغرض دیگر شہروں کی باہر آبادی سے کارخانہ کیلئے کی تجویز کیجاوے تجویز ہوئی کہ منشی رحیم بخش صاحب و بابو جب سنگھ صاحب کمیٹی مقرر ہو کر رپورٹ کریں کہ ایسے کارخانہ کس جگہ تجویز ہو سکتے ہیں اور سیدوں سے بھی ... شروع کریں کیونکہ سنا گیا ہے کہ سیدان ایسے کارخانہ کے لئے زمین دینے پر رضامند ہیں نمبر ۵ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۴ء بحوالہ روبکار صاحب سول سرجن بہادر مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۴ء کہ تنخواہ کسی نرس کی کمیٹی ہاسپٹل سے نہیں دی جاتی ہے اکاونٹنٹ کی تنخواہ خزانہ میں جمع کرائی جاوے اور اگر کمیٹی کو کوئی عذر ہو تو کمیٹی تحریر کرے چونکہ لیڈی کسی نرس کا ہمراہ ملازمان شفاخانہ کے تنخواہ کے ہمراہ چیک دیا جاتا ہے کمیٹی دیر نہیں ہوئی اسلئے کمیٹی کوئی وجہ نہیں دیکھتی کہ کیوں گذشتہ روپیہ دیا جاوے نمبر ۶ کاغذات نسبت ٹھیکہ موسومہ غلام سید جو تال والا نے اقرار نامہ تحریری نہیں دیا ٹھیکہ مذکورہ تجویز ہوئی کہ کاغذات داخل دفتر ہوں نمبر ۷ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء بحوالہ سرکلر ۱۱/۱۶۲ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۴ء صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعلیم جس مضمون کہ مینوسپل کمیٹی خالی جگہ کے پر کرنیمیں دیر نہ ہوا کرے اسبارہ میں خط و کتابت ہوتی ہو اسکے جواب دئیے

میں دیر کرتے ہیں لہذا صاحبان ڈپٹی کمشنر کمیٹی ہائے کو آگاہ کر دیں کہ ایسے تحریرات کا جلد کارروائی کا ہونا ضروریات سے ہے تجویز ہوئی کہ اطلاع حسب منشا پریزیڈنٹ بہ مشورہ سب کمیٹی تعلیم جواب آئندہ ایسے تحریرات صیغہ تعلیم دیا کریں تاکہ بانتظار جلسہ جنرل کمیٹی دیر نہ ہوا کرے لیکن اگر کوئی اعتراض پیدا ہو تو صاحب پریزیڈنٹ کو اختیار ہوگا کہ جلسہ آئندہ جنرل کمیٹی تک ملتوی کریں نمبر ۸ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ بطلب مبلغ بابت صرف خرچ چھپوائی نقشہ نارمل اسکول جہت جلسہ رسوخ ضلع برائے جلسہ جوبلی تعمیر مندرجہ تجویز ہوئی کہ دیا جانا مبلغ کا منظور کیا جاوے نمبر ۹ درخواست رام جس واچھرو وغیرہ کلالان لودیانہ کہ گوشہ کی قیمت سے فی تراز و محصول چنگی مقرر کیجاوے تجویز ہوئی کہ درخواست سائلان نامنظور کیجاوے نمبر ۱۰ کاغذات اضافہ تنخواہ محمد جمال کشمیری معلم شبینہ کلاس مدرسہ بازار نابجا ہو گئے ہیں ۵ ماہوار شمول دیگر معلمان مدرسہ جات زنانہ تجویز ہوئی کہ ۵ ماہوار حسب تجویز سب کمیٹی منظور کیا جاوے آئندہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندو فرقہ کی مدرسہ جات زنانہ میں بھی لڑکیوں کو کام سکھلایا جاوے نمبر ۱۱ کاغذات تعمیر نالی جدید محلہ خطیبان و زنانہ لینے قیمت زمین نسبت گول تجویز ہوئی کہ تعمیر نالی ملتوی رہے نمبر ۱۲ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء بطلب مبلغ ۲/۳ بہر چھپوائی کاغذات انتخاب ممبران مینوسپل تجویز ہوئی کہ دیا جانا مبلغ ۲/۳ کا منظور کیا جاوے نمبر ۱۳ روبکار صاحب مجسٹریٹ ضلع مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء دربارہ خارج کرنے مقدمہ کمیٹی نسبت مہندی و شہادہ گوپی و ادم مل دوکانداران ملزمان زیر دفعہ ۱۵۰۰ ایکٹ ۱۸۹۱ء اطلاع ہوئی۔ اور مضمون روبکار سے داروغہ چنگی و صفائی کو اطلاع دیجاوے نمبر ۱۴ کاغذات متوقی جانمحال مدرس چہ چھواہ کہ واسطے منتہی ناستعفٰی مقرر ہوا تھا واسطے حاصل کرنے منظوری محکمہ تعلیم سے نسبت برخاستگی مدرس مذکور اور منشی رحیم بخش صاحب نے زبانی تذکرہ فرمایا کہ جہاں پر یہ مدرسہ تھا وہاں پر ایک مدرسہ کا ہونا ضروریات سے ہے چونکہ یہ صرف ایک عارضی انتظام تھا اسلئے گورنمنٹ سے اسکی نسبت منظوری حاصل کرنیکی ضرورت نہیں ہے بلکہ منشی رحیم بخش صاحب جو اب خود کسی مدرس کو بٹھا کر تحریر کریں اگر لڑکیاں جمع ہو جاویں تو اسکی تقرری کیلئے رپورٹ کریں نمبر ۱۵ کاغذات مرمت ۱۲ اشٹ مرمت چاہ واقع محلہ چھاونی تعداد ی لاگت ۳۰ اشٹ مرمت چنگی گوشہ تعدادی ۱۰ اور ۱۷ اشٹ مرمت چاہ واقع محلہ چھاونی ۳۰ اشٹ صفائی الانگلاشڈی ۵۰ تجویز ہوئی کہ جملہ اشٹ ۵۰ علاوہ اشٹ مالالیت کے منظور کیجاویں نمبر ۱۶ کاغذات بہ جمیع عذرات منظوری بابت خرید تخم برائے ڈاکٹر کستاب ہادر ۱۵ مرمت جب آگ بجھانیکا ۱۲ اور تجویز ہوئی کہ جملہ تعمیرات منظور کیجاویں نمبر ۱۷ اشٹ چھپر کا بازار مرمت گنج

امر تجویز ہوئی ہے ۳ اشٹ منظور کیا جاوے نمبر ۱۸ چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول لودیانہ نمبر ۲۰۸ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۰۴ء بحوالہ چٹھی صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب بابت تنخواہ ۲ ایام ڈگناپرشاد ماسٹر کو بابت ایام نوکری ضلع جھنگ بعہدہ نائب تحصیلداری جس پر شرح ۵۰ ماہوار مقرر ہوا تھا تجویز ہوئی کہ رائے ہیڈ ماسٹر صاحب منظور ہو کر حساب لعوض للا ڈگناپرشاد کو دیجاویں نمبر ۱۹ درخواست کاہ داروغہ صفائی برائے مستقلی جمعدار صفائی تقرری رمضو چپڑاسی بجائے اسماعیل اور تقرری الہی بخش بجائے غلام الدین تقرری کہ جو چپڑاسی بجائے عمرا تقرری ہو بجائے اودیا تقرری کریم بخش بجائے عمرا تقرری لوکو چپڑاسی بجائے ہمنو تقرری کا درخواست بجائے جیا مستقل تجویز ہوئی کہ رپورٹ داروغہ صفائی کی منظور کیجاوے نمبر ۲۰ رپورٹ داروغہ چنگی و صفائی کہ دوکانات نہال چند و مجید اس وجہ سے کہ پیٹرولیم فروخت ہوتا ہے جس سے اندیشہ آتش گیری پیدا ہو سکتا ہے بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۴ء کے عمل ہو چکا ہے اور جاکنقل روبکار جس میں یہ معلوم ہو کہ جس کو نمبر ۲۱ روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۴ء بطلب مبلغ ۵ بمد ۱۲ سے سنبھالک محکمہ کے جواب قائم ہوئے ہیں ڈسٹرکٹ فنڈ سے مینوسپل فنڈ میں بابت مصارف شفاخانہ لودیانہ جمع کیجاینگے ۵ ماہوار دیجاتے ہیں آئندہ تنخواہ اسسٹنٹ سرجن براہ راست مینوسپل سے دیجایا کرے اطلاع ہوئی کمیٹی کو صاحب بہادر کی پسند ہو گی آئندہ اسکے مطابق کارروائی ہوا کرے نمبر ۲۲ رپورٹ داروغہ صفائی کہ شہر اسکے چند جگہ بازار دو کے ہیں پیشاب کرتے ہیں انکا انتظام نیز ملازمان پولیس کیا جاوے تجویز ہوئی کہ پیشاب دانی ہائے لگائی جاویں منشی نظام الدین صاحب وبابو جب سنگھ صاحب سب کمیٹی مقرر ہو کر نسبت تعداد پیشاب دانی ہائے اور تخمینہ خرچ کے رپورٹ کریں نمبر ۲۳ رپورٹ داروغہ صفائی کہ کسان ذیل سے تعمیل نوٹس بحکم کمیٹی نہیں کی گئی انکی نسبت مقدمات بمنظوری کمیٹی حسب دفعہ ۵۷ ایکٹ ۲۰ ۱۸۹۱ء دائر کئے جاویں نام مالکان جو چند ساکن جنڈیالی۔ مالک غلہ لودیانہ زیر دفعہ ۱۳ انجام شیدا لال ساکن باشندہ بازار چاول والا زیر دفعہ ۸ انجام بھیکا و موسیٰ و مالا و بخو وسمات بھیا گوالا کے زیر دفعہ ۱ انجام محلہ گنگڑ بازار نام جمال کشمیری محلہ گولا بازار زیر دفعہ ۳۹ انجام گابیا گوالا باشندہ کوٹلا بازار زیر دفعہ ۱۲ انجام علیاسی و پاپا چھوگوالا کے زیر دفعہ ۱۱ انجام آسا بخش باشندہ کوچہ دوکان غنیمت بال سائو کا زیر دفعہ ۱۱ انجام تربا چار دھرہ چنتی مل حلوائی محلہ تھمیرا اور دلی مل باشندہ قشوال کشمیری کریم بخش کوہڑہ و صدو و نگر یزدو کا غذ اہلکی محلہ زیر دفعہ ۱۲ انجام رام پرشاد باشندہ محلہ گوجران زیر دفعہ ۱۲ انجام مقصود محلہ متصل حوگی خانہ زیر دفعہ ۱۲ انجام سمات کلیانڈ کو زیر دفعہ ۱۲ تجویز ہوئی کہ ان جملہ اشخاص کی نسبت مقدمات بصیغہ فوجداری دائر کئے جاویں نمبر ۲۴

کاغذات وصول زر ٹھیکہ زمین یکخانہ بمقابلہ رپورٹ ۱۵ ایسا نامبرداجون لغایت ستمبر ۱۹۰۴ء واجب جاریا مبلغ مالا ۱۵ موسومہ جراغ اطلاعات محاجات معہ رپورٹ صاحب پریزیڈنٹ جس مضمون کہ جسنے صرف سڑک و پٹڑی سڑک پر گھاس فروخت کی بابت فیس وصول کرتے منع کیا تھا کہ زمین یکخانہ والی سے چونکہ راے صاحب پریزیڈنٹ درست ہے لہذا حضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کل کاغذات متعلقہ زمین یکخانہ مرسل ہو کر گذارش ہو کہ صاحب پریزیڈنٹ نے صرف سڑک و پٹڑی سڑک پر گھاس فروخت ہونیکی ممانعت

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا